(S_1997_5_566_572)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

دکھیشیام بنوپانی، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ایف ای آر اے)

بنام

ارن کمار بجوریا

28 نومبر 1997

[ایم۔ کے۔ مکھرجی اور کے۔ ٹی۔ تھامس، جسٹسز]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 - دفعہ 438 - پیشگی ضمانت - منظور کرنا۔ عدالت کے لئے غور وخوض - ایف ای آر اے کی خلاف ورزی - ڈائریکٹوریٹ کو مدعاعلیہ کو گرفتار کرنے سے روکنے کا حکم - تحقیقات کرنے کے لئے وقت اور جگہ بھی عدالت عالیہ نے مقرر کی ہے - کیا عدالت عالیہ قانونی حکام کے کاموں میں مداخلت کرنے میں حق بجانب ہے - نہیں - اس طرح کی مداخلت سے زیر التوا سنگین الزامات کی جانچ یا تفتیش میں بھی رکاوٹ آئے گی - یہ عدالت کا کام نہیں ہے۔ تفتیشی عمل کی نگرانی کرنا جب تک کہ اس طرح کی تحقیقات قانون کی کسی شق کی خلاف ورزی نہیں کرتی - یہ فیصلہ تفتیشی ایجنسی پر چھوڑ دیا جانا چاہئے کہ وہ اس میں ملوث افراد کو اس طرح کے سوال پوچھنے کے مقام، وقت اور سوال اور طریقہ کار کا فیصلہ کرے - کسی شخص کو گرفتاری سے مکمل طور پر روکنے کا مکمل حکم، غیر منصفانہ قرار دیا گیا - دلیل کہ مدعاعلیہ ایک بیمار شخص ہے، قبل از گرفتاری ضمانت کا دعویٰ کرنے کے لئے کافی نہیں تھا۔

مدعاعلیہ کے رہائشی احاطے میں کئے گئے چھاپے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے عہدیداروں نے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ کی دفعہ 40 کے تحت مدعاعلیہ کو سمن جاری کیا تاکہ چھاپے میں کچھ دستاویزات اور دیگر مواد کی برآمدگی کے سلسلے میں مدعاعلیہ سے پوچھ گچھ کی جاسکے۔ مدعاعلیہ نے سمن کو چیلنج کرتے ہوئے ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور عہدیداروں کو سمن کے ساتھ آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے عبوری

احکامات کی درخواست کی۔مدعاعلیہ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 438 کے تحت حکم کے لئے بھی درخواست دائر کی۔سیشن کورٹ نے مدعا علیہ کے حق میں عبوری ضمانت کا حکم اس شرط کے ساتھ دیا کہ وہ ہر سوموار کو ڈائریکٹوریٹ کے دفتر میں رپورٹ کرے۔انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے حکم کو چیلنج کیااورضمانت کے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے درخواست دائر کی۔تاہم ڈویژن بنچ نے درخواست مسترد کرتے ہوئے محکمہ کو ہدایت کی کہ ملزم سے پوچھ گچھ کی جائےلیکن زیرالتوا درخواستوں کا فیصلہ ہونے تک ملزم کو گرفتار نہ کیا جائے۔محکمہ نے خصوصی اجازت کی درخواست دائر کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ سیشن کورٹ کی جانب سے جاری ضمانت قبل از گرفتاری کا حکم اوراس کے بعد عدالت عالیہ کی جانب سے جاری کردہ حکم اس انکوائری کی تاثیر اور افادیت کو بری طرح متاثر کرے گا جو ڈائریکٹوریٹ کو مدعاعلیہ کے خلاف ایف ای آر اے کی خلاف ورزی کے سنگین الزامات کے سلسلے میں کرنی پڑی۔مدعاعلیہ نے ٹال مٹول اوراشتعال انگیز ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے تفتیش کاروں سے پوچھ گچھ کرنے سے کامیابی حاصل کی اور مدعاعلیہ نے 37 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے متعلق ایف ای آر اے کی خلاف ورزی کے ایک سنگین معاملے میں اپنی گرفتاری کی حقیقت کو دبا دیا تھااور وہ ضمانت پر رہا تھا۔

مدعاعلیہ نے کہا کہ وہ عدالت عالیہ کے حکم کے بعد کئی دنوں تک پوچھ تاچھ کے لئے خود کو پیش کیااور اب تک اس سے کچھ بھی قابل اعتراض نہیں نکلا ہے اور مدعاعلیہ ایک بیمار شخص ہے جو قبل از گرفتاری ضمانت کے حکم کا حقدار ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت

منعقد: 1.1. ایف ای آر اے اخلاف ورزی کیس میں مدعاعلیہ کو قبل از گرفتاری ضمانت دینے کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے ڈائریکٹوریٹ کے عہدیداروں کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے مدعاعلیہ کو گرفتار کرنے سے روک دیا اور ڈویژن بنچ نے پوچھ تاچھ کے لئے وقت اور جگہ بھی طے کی۔کسی قانون کے تحت انکوائری یا تفتیش پر اس طرح کی نگرانی غیر ضروری ہے۔اس طرح کی مداخلت اس وقت زیر التوا سنگین الزامات کی تحقیقات یا تحقیقات کے عمل میں بھی رکاوٹ پیدا کرے گی۔ڈویژن بنچ نے کس مقصد کے لئے قانونی حکام کے کاموں میں اس طرح کی مداخلت کی، جسے وہ قانون کے تحت استعمال کرنے کے پابند ہیں، یہ

چیلنج کے تحت حکم سے واضح نہیں ہے۔ یہ عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ تفتیش کے عمل کی نگرانی کرے جب تک کہ اس طرح کی تحقیقات قانون کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔اس طرح کے جرائم میں ملوث افراد سے اس طرح کے سوال پوچھنے کے طریقہ کار، مقام، وقت اور سوال پوچھنے کے طریقے کا فیصلہ جانچ ایجنسی پر چھوڑ دیا جانا چاہیئے، کسی شخص کو گرفتاری سے مکمل طور پر روکنے کا مکمل حکم اس سے پوچھ تاچھ کو محض ایک رسم بنا دے گا۔قبل از گرفتاری ضمانت کے حکم کی درخواست سے نمٹتے وقت عدالت کے ساتھ جو غور کیا جاتا ہے وہ گرفتاری کے بعد کی ضمانت کی درخواست سے مادی طور پر مختلف ہے۔ مدعا علیہ کا یہ دعویٰ کہ اس نے اپنی گرفتاری کو روکنے کے حکم سے لیس ہونے کے بعد خود کو کئی دنوں تک پوچھ تاچھ کے لئے دستیاب رکھا تھا، اب زیادہ اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ یہ ایک ایسا پہلو نہیں ہے جس سے اس معاملے میں مدعا علیہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ دلیل کہ مدعا علیہ بیمار شخص ہے، ضمانت قبل از گرفتاری کے حکم کا دعویٰ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔(570ھ؛571-اے-ای)

1.2. سٹی سیشن جج نے قبل از گرفتاری ضمانت دیتے وقت اس حقیقت کو نظر انداز کیا کہ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کے خلاف الزامات کے بارے میں مختلف تحریکوں کے باوجود اسے کوئی راحت دینے سے بار بار انکار کیا ہے۔ درخواست گزار کے خلاف ایک مقدمہ ہے کہ مدعا علیہ نے پیشگی ضمانت کے لئے سٹی سیشن کورٹ میں دائر درخواست میں ان حقائق کو چھپایا تھا۔ مدعا علیہ کی جانب سے اس عدالت کے سامنے یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ درحقیقت انہوں نے پیشگی ضمانت کی درخواست میں اس کا ذکر کیا تھا، حالانکہ کسی کوتاہی کی وجہ سے اسے مخالف فریق کو پیش کی گئی درخواست کی کاپی میں جگہ نہیں ملی۔ اگر مدعا علیہ کا اس طرح کے حقائق کو مذکورہ کاپی سے باہر رکھنے کا کوئی مذموم مقصد نہیں تھا تو بھی اس عدالت کو اب اس بات کی فکر ہے کہ سٹی سیشن جج نے ان حقائق پر بالکل بھی غور نہیں کیا ہے۔(571-جی-ایچ)

1.3. عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ نے متنازعہ حکم جاری کرنے میں بظاہر غلطی کی ہے۔ مزید وقت کا ضیاع ان الزامات کی تحقیقات اور/ یا تحقیقات کی تاثیر کو مزید متاثر کرے گا۔ الزامات کی نوعیت اور سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس میں شامل رقم کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے سٹی سیشن جج کی طرف سے دیا گیا حکم کالعدم قرار دیا جاتا ہے جبکہ مذکورہ حکم سے نمٹنے کے لئے اس عدالت کے باقی اختیارات کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (572-اے-بی)

سی بی آئی بذریعہ ریاستی نمائندے بنام انل شرما، جے ٹی (1987) 7 661 ؛ پوکر رام بنام ریاست راجستھان اور دیگران، اے آئی آر (1985) ایس سی 969 اور ریاست آندھرا پردیش بنام بمل کرشنا کنڈو اور دیگر، جے ٹی (1997) 8 382 پر انحصار کرتے ہیں۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1116 آف 1997۔

1997 کے سی آر ایم نمبر 1078 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 20.6.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایس۔ بی۔ واڈ، ڈی۔ رائے چودھری، (وسیم اے۔ قادری) اور وی۔ کے۔ ورما۔ اپیل گذاروں کیلئے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے آر۔ کے۔ جین، اتپل موزمدار، ترپپوری رائے، محترمہ سرلا چندرا، پی۔ گھوش اور ڈاکٹر لکشمی شاستری شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

تھامس، جسٹس۔ منظوری دے دی گئی۔

جب انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ کے تحت، مختصر طور پر 'ایف ای آر اے') نے مدعاعلیہ کو پیشگی ضمانت دینے والے سیشن جج کے حکم کو کلکتہ عدالت عالیہ میں چیلنج کیا، تو عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (مختصر طور پر ڈائریکٹوریٹ) کی حالت کو بدتر بنا دیا۔ اس کی وجہ سے ڈائریکٹوریٹ کو خصوصی اجازت کی درخواست کے ساتھ اس عدالت کا رخ کرنا پڑا۔

ڈائریکٹوریٹ کے عہدیدار مدعاعلیہ کے رہائشی احاطے میں چھاپے کے دوران کچھ دستاویزات اور دیگر مواد کی برآمدگی کے سلسلے میں مدعاعلیہ سے پوچھ تاچھ کرنا چاہتے تھے۔ لہذا انہوں نے ایف ای آر اے کی

دفعہ 40 کے تحت مدعاعلیہ کو نئی دہلی میں عہدیداروں کے سامنے پیش ہونے کے لئے سمن جاری کیا۔لیکن مدعا علیہ نے سمن کے جواب میں پیش ہونے کے بجائے عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کی جس میں سمن کو چیلنج کیا گیااور عہدیداروں کو سمن پر عمل کرنے سے روکنے کے لئے عبوری احکامات کی درخواست کی گئی۔تاہم عدالت عالیہ کے واحد جج نے اس مقصد کے لئے مدعاعلیہ کی طرف سے بار بار کی جانے والی تاریخوں کے باوجود کوئی عبوری راحت دینے سے انکار کردیا۔جب مذکورہ عرضی درخواست زیرالتوا تھی تو مدعاعلیہ نے مجموعہ ضابطہ دیوانی (مختصر طور پر کوڈ) کی دفعہ 438 کے تحت حکم دینے کے لئے سٹی سیشن کورٹ کلکتہ میں ایک درخواست دائر کی۔سٹی سیشن جج نے 19-3-1997 کو مدعاعلیہ کے حق میں عبوری ضمانت کا حکم اس شرط کے ساتھ دیا کہ وہ ہر پیر کو کلکتہ میں ڈائریکٹوریٹ کے دفتر میں رپورٹ کرے،اپیل کنندہ نے مذکورہ حکم کو نظر ثانی میں عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیااور عدالت عالیہ کے سنگل جج نے نظر ثانی کو نمٹاتے ہوئے سٹی سیشن کورٹ کو دونوں فریقوں کو سننے اور میرٹ پر حتمی فیصلہ لینے کی ہدایت دی۔اس کے بعد سٹی سیشن جج نے فریقین کو سنا اور 25-4-1997 کو مدعاعلیہ کے حق میں حتمی حکم جاری کیا۔متاثرہ درخواست گزار نے مذکورہ ضمانت آرڈر کو منسوخ کرنے کے لئے کوڈ کی دفعہ 439(2) کے تحت کلکتہ عدالت عالیہ کا رخ کیا۔عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ (آر بھٹاچاریہ اور ایم۔اے۔چودھری جسٹسز) نے 20-6-1997 کو مذکورہ حکم جاری کیا ہے جس کے عملی حصے میں لکھا ہے:

مذکورہ بالا حالات سے راضی ہو کر ہم محکمہ کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ ملزم سے کلکتہ دفتر،8اے لنڈسے اسٹریٹ، دوسری منزل کلکتہ-700 087 میں پوچھ تاچھ کرے۔انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے جاری (نمبر ٹی 3/سی پی/ 179 /کولکتہ/ 97 /ایم ایل اے/ 4852 تاریخ 13.6.97) لیکن درخواست گزار کو اس وقت تک گرفتار نہیں کیا جانا چاہیے جب تک زیرالتوا درخواستوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔درخواست گزار کو پیر کو حاضر ہونا ہے۔ منگل،بدھ،جمعرات اور جمعہ یعنی 23 جون 1997 سے 27 جون 1997 کو 8اے لنڈ سے اسٹریٹ پر اور مذکورہ تاریخوں پر 2 بجے جناب ایم ایل آچاریہ چیف انفورسمنٹ آفیسر کو رپورٹ کریں گے۔پوچھ تاچھ ہر روز 5 بجے تک جاری رہے گی۔مزید پوچھ گچھ کی درخواست کھلی رکھی گئی ہے جس پر فریقین کی سماعت سننے کے بعد غور کیا جائے گا تا کہ سماعت پہلے کی طرح جاری رہے۔

اس کے بعد متعدد پوسٹنگ اور درخواست گزار کی جانب سے مذکورہ حکم میں ترمیم کے لئے بار بار درخواستوں کے باوجود ڈویژن بینچ نے اس معاملے میں کچھ نہیں کیا اور اس لئے اپیل گزار نے اس عدالت سے رجوع کیا۔

درخواست گزار کے مطابق سیشن کورٹ کی جانب سے جاری ضمانت قبل از گرفتاری کا حکم اور اس کے بعد عدالت عالیہ کی جانب سے جاری کردہ حکم اس انکوائری کی تاثیر اور افادیت کو بری طرح متاثر کرے گا جو ڈائریکٹوریٹ کو ایف ای آر اے کی سنگین خلاف ورزیوں کے سنگین الزامات کی قانونی دفعات کے مطابق انجام دینا ہے۔ فاضل وکیل نے مدعاعلیہ کے خلاف ایف ای آر اے کی خلاف ورزی کے مقدمات سے متعلق فائلیں پیش کیں جن میں شامل رقم کی شدت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ درخواست گزار نے نشاندہی کی کہ سٹی سیشن جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے اس میں شامل کچھ سنجیدہ پہلوؤں پر کوئی غور نہیں کیا ہے۔ ایسا ہی ایک پہلو یہ ہے کہ یہ مدعاعلیہ اس سے پہلے 37 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے متعلق ایف ای آر اے کی خلاف ورزی کے ایک سنگین معاملے میں پکڑا گیا تھا اور اسے اس معاملے کے سلسلے میں 16-3-1990 کو گرفتار کیا گیا تھا اور وہ ضمانت پر ہے۔ ان کے خلاف 2.9.1994 کو کلکتہ کے چیف میٹروپولیٹن مجسٹریٹ کے سامنے ایف ای آر اے کی دفعہ 96 کے تحت شکایت درج کرائی گئی تھی اور یہ معاملہ اب بھی زیر التوا ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ کلکتہ عدالت عالیہ نے اس سے پہلے موجودہ معاملے میں مدعاعلیہ کے خلاف کارروائی روکنے سے انکار کر دیا تھا حالانکہ اس سلسلے میں اس کی طرف سے بار بار درخواستیں کی گئی تھیں۔ اگلا یہ کہ جب مدعاعلیہ عدالت عالیہ سے کوئی راحت حاصل کرنے میں ناکام رہا تو اس نے ایف ای آر اے کی دفعات کے آئینی جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اور عرضی درخواست دائر کر کے متبادل حکمت عملی اختیار کی اور اس عرضی درخواست میں انہوں نے ایک بار پھر عبوری راحت کے لئے درخواست کی لیکن عدالت عالیہ کے سنگل جج نے مدعاعلیہ کو سننے کے بعد انہیں کوئی راحت دینے سے انکار کر دیا۔ ایک اور حقیقت جس کی نشاندہی کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جواب دہندہ ٹال مٹول اور اشتعال انگیز ہتھکنڈے اختیار کر کے پوچھ گچھ کرنے والوں سے کامیابی سے بچ رہا تھا۔

مدعاعلیہ کے وکیل نے احاطے میں دونوں احکامات کا دفاع کیا کہ مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ کے حکم کے بعد کئی دنوں تک پوچھ تاچھ کے لئے خود کو پیش کیا اور اب تک اس سے کچھ بھی قابل اعتراض نہیں نکلا ہے اور مدعاعلیہ ایک بیمار شخص ہے جو قبل از گرفتاری ضمانت کے حکم کا حقدار ہے۔

یہ غیر معمولی لگتا ہے کہ جب متاثرہ فریق نے ماتحت عدالت کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ سے رجوع کیا تو عدالت عالیہ نے متاثرہ فریق کی حالت کو مزید خراب کر دیا۔ ڈائریکٹوریٹ کے عہدیداروں کو اب ڈویژن بنچ نے مدعاعلیہ کو گرفتار کرنے سے روک دیا ہے اور پوچھ گچھ کے لئے وقت اور جگہ بھی ڈویژن بنچ نے طے کی تھی۔ کسی قانون کے تحت انکوائری یا تفتیش پر اس طرح کی نگرانی غیر ضروری ہے۔ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس طرح کی مداخلت اس وقت زیر التواء سنگین الزامات کی تحقیقات کے عمل میں رکاوٹ بنے گی۔ ڈویژن بنچ نے کس مقصد کے لئے قانونی حکام کے کاموں میں اس طرح کی مداخلت کی، جسے وہ قانون کے تحت استعمال کرنے کے پابند ہیں، یہ چیلنج کے تحت حکم سے واضح نہیں ہے۔ یہ عدالت کا کام نہیں ہے کہ وہ تفتیش کے عمل کی نگرانی کرے جب تک کہ اس طرح کی تحقیقات قانون کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔ اس طرح کے جرائم میں ملوث افراد سے اس طرح کے سوالات پوچھنے کے طریقے، مقام، وقت اور سوالات پوچھنے کے طریقے کا فیصلہ جانچ ایجنسی پر چھوڑ دیا جانا چاہیے، کسی شخص کو گرفتاری سے مکمل طور پر الگ کرنے کا مکمل حکم اس سے پوچھ تاچھ کو محض ایک رسم بنا دے گا [سی بی آئی بذریعہ ریاستی نمائندے بنام انل شرما، جے ٹی (1997) 7 651 کے ذریعے]۔

اس عدالت نے بار بار اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ گرفتاری سے قبل ضمانت کے حکم کی درخواست پر سماعت کرتے وقت عدالت کے سامنے پیش کی جانے والی باتیں گرفتاری کے بعد کی ضمانت کی عرضی سے مادی طور پر مختلف ہیں، [دیکھیں پوکر رام بنام ریاست راجستھان اور دیگران، اے آئی آر (1985) ایس سی 969، سی بی آئی بنام انل شرما، جے ٹی (1997) 7 651 اور آندھرا پردیش بنام بمل کرشنا کنڈو اور دیگر جے ٹی (1997) 8 382۔

مدعاعلیہ کے وکیل کی یہ دلیل کہ اس نے اپنی گرفتاری کو روکنے کے حکم سے لیس ہونے کے بعد کئی دنوں تک خود کو پوچھ تاچھ کے لئے دستیاب رکھا تھا، اب زیادہ مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ ایک ایسا پہلو نہیں ہے جس سے مدعاعلیہ اس معاملے میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اسی طرح یہ دلیل کہ مدعاعلیہ بیمار شخص ہے، ضمانت قبل از گرفتاری کے حکم کا دعویٰ کرنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ لہذا ہم اس تنازعہ میں جانے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ آیا جواب دہندہ ایسی کسی صحت کی حالت میں مبتلا ہے یا نہیں۔

اس کے علاوہ سٹی سیشن جج اس حقیقت کو کیسے نظر انداز کر سکتے تھے کہ کلکتہ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کے خلاف لگائے گئے الزامات کے بارے میں مختلف تحریکوں کے باوجود انہیں کوئی راحت دینے سے بار بار انکار کیا ہے۔ یقیناً درخواست گزار کی دلیل ہے کہ مدعا علیہ نے پیشگی ضمانت کے لئے سٹی سیشن کورٹ میں دائر درخواست میں ان حقائق کو چھپایا ہے۔ مدعا علیہ کی جانب سے ہمارے سامنے یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ درحقیقت انہوں نے پیشگی ضمانت کی درخواست میں اس کا ذکر کیا تھا، حالانکہ کسی کوتاہی کی وجہ سے اسے مخالف فریق کو دی گئی درخواست کی کاپی میں جگہ نہیں ملی۔ یہاں تک کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ مدعا علیہ کا اس طرح کے حقائق کو مذکورہ کاپی سے باہر رکھنے کا کوئی مذموم مقصد نہیں تھا تو اب ہمیں اس بات کی فکر ہے کہ سٹی سیشن جج نے ان حقائق پر بالکل غور نہیں کیا ہے۔

ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے متنازعہ حکم جاری کرنے میں بظاہر غلطی کی ہے۔ جب ہم نے مدعا علیہ کے خلاف الزامات سے متعلق فائلوں کا مطالعہ کیا (جو ڈائریکٹوریٹ نے ہمیں دستیاب کرایا تھا) تو ہمیں شدت سے محسوس ہوتا ہے کہ مزید وقت کا ضیاع ان الزامات کی تحقیقات اور/ یا تحقیقات کی تاثیر کو مزید متاثر کرے گا۔ الزامات کی نوعیت اور سنگینی کے ساتھ ساتھ اس میں شامل رقم کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کوئی شک نہیں ہے کہ سٹی سیشن جج کی طرف سے دیا گیا حکم زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ لہٰذا ہم اس عدالت کے باقی ماندہ اختیارات کو بڑھا کر مذکورہ حکم سے نمٹنے کے لیے بھی مجبور ہیں۔

اس کے نتیجے میں ہم نے کلکتہ عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ کے ذریعے جاری کردہ حکم کو خارج کر دیا اور ہم نے سٹی سیشن جج کے ذریعے 25-4-1997 کو جاری ضمانت قبل از گرفتاری کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا۔ ضمانت کے حکم کو منسوخ کرنے کے لئے کلکتہ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی مذکورہ بالا شرائط میں نمٹا دی جائے گی۔ اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔

آرائے

اپیل منظور کی جاتی ہے۔